شہرِ تمنا

صدف آصف

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.Paksociety.com

صدف آصف

"کیا میں حالات کو بدل سکوں گا یا وہ بدل جائے گی؟"
ذی جاہ نے آئینے میں دیکھ کر خود سے سوال کیا۔
"وہ بدل بھی گئی تو کیا ہوا محبت تو برقرار رہے گی نا۔"
اس کے عکس نے پلٹ کر زبان چڑائی۔
"جب کسی سے پیار ہو جائے تو اس کی تمام اچھائیوں اور برائیوں کو قبول کرنا پڑتا ہے اور محبت میں یہ کچھ اتنا مشکل کام بھی نہیں، مجھے اپنی سویرا پر مکمل بھروسا رکھنا ہوگا۔" ذی جاہ نے ردائے سراب اوڑھ کر خود کو تسلی دلاسے دیتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔
اس سوال جواب کے پیچھے ایک بڑی وجہ چھپی تھی، سویرا کے دن بہ دن بدلتے انداز پر اس کے دل میں خطرے کی گھنٹی۔ ٹن ٹن کر کے بجنے لگی تھی، جانے تبدیلی کا عمل اس کی طرف سے شروع ہوا؟ یا ذی جاہ نے بہت ساری حقیقتوں کا غیر جانبداری سے جائزہ لینا شروع کر دیا۔

پچھلے کئی سالوں سے ذی جاہ کی کل کائنات سمٹ کر سویرا منصور تک محدود ہو گئی تھی، بے حد مصروف زندگی گزارنے کے باوجود وہ سویرا کی یاد سے ایک پل کے لیے بھی غافل نہ ہو پاتا۔ جب بھی حالات کی کٹھنائیوں سے تھک کر آنکھیں بند کرتا، سویرا کی ہوش اڑاتی پرچھائیں، چھم سے خیالوں میں سما جاتی، یکلخت تکلیف وہ لمحے سرور کی کیفیت میں بدلنا شروع ہو جاتے۔

سویرا جو پچھلے کئی سالوں سے ذی جاہ کو بڑی شدتوں سے چاہتی آئی تھی، خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ اصل بات کیا ہے؟ شاید محبت کے اس کھیل سے اکتاہٹ ہونے لگی تھی، جس میں دور دور تک ملن کا فسانہ نہیں اور ہجر کے قصے طویل تر ہو چلے تھے۔

ناولٹ

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

☼ ☼ ☼

"خالہ جی... اے خالہ جی... کہاں غائب ہو گئیں؟" شاہا نے کھڑکی سے منہ نکال کر کئی بار آواز لگائی اور گلابی ایڑی اٹھا کر برابر والے گھر کا اندر تک کا جائزہ لیا' پر وہاں سے کوئی جواب نہیں آیا۔

"شاہا۔ ادھر آؤ' ذرا چھوٹی کا یونیفارم کاٹ دو... میں ابھی سی لوں' کل اسے اسکول پہن کر جانا ہے۔" فرزانہ نے چوکنی ہو کر اسے پکارا' جواب یقیناً "برابر میں جانے کے لیے پر تول رہی تھی۔

"ایک منٹ... پتا نہیں خالہ جواب کیوں نہیں دے رہی ہیں؟" اس کی ساری فکر برابر والے گھر پر مرکوز تھی۔

"ہر وقت پڑوسیوں کی تاک جھانک میں نہ لگی رہا کرو' ذرا اپنے گھر کے کاموں پر بھی توجہ دو" فرزانہ نے جل کر اسے سنائی۔

"امی چیک تو کر لوں۔ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو گئی ہو۔" وہ ماں کو جواب دیتی' تیزی سے پلٹی۔ ایسا پاؤں رپٹا کہ دھم سے گر پڑی' کپڑے جھاڑتی ہوئی دوبارہ اٹھی اور باہر نکل گئی' اس کی اپنی تکلیف پر پڑوسن کی فکر بھاری تھی۔

"ہائے رے! ایک تو اس لڑکی کو قرار نہیں۔" فرزانہ نے بیٹی کو لنگڑا کر سامنے جاتے دیکھا تو سر ہلا کر اظہار افسوس کیا۔

شاہا کے ذہن میں ہفتے بھر پہلے والا واقعہ تازہ ہوا تو دل میں ہول اٹھنے لگے' جب مونا باجی کی برسی والے دن بانو خالہ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ وہ بیماری کی حالت میں اکیلی گھر میں پڑی رہیں' شاہا نے صبح سے مشین لگالی تھی' بارہ لوگوں کے ایک ہفتے کے جمع شدہ کپڑے دھونا کوئی آسان کام تھا' وہ شام تک فارغ ہوئی تو تھک کر چور ہو گئی۔ اس کا خالہ کی طرف ایک چکر بھی نہ لگ سکا۔

شہاب خالو جب قبرستان سے واپس لوٹے تو بیوی کو بخار میں دھت پڑا دیکھا' ہڑبڑا کر شاہا کے ابا پرویز کلیم کو کئی آوازیں لگائیں' وہ لوگ جلدی سے آسیہ بانو کو لے کر اسپتال بھاگے۔ فوراً" طبی امداد دی گئی' تب ان کی حالت بہتر ہوئی۔

پرویز کلیم نے اس دن خاص طور پر بیوی اور بڑی بیٹی کو پڑوسن خالہ کا خیال رکھنے اور ان کے گھر میں روزانہ ایک بار چکر لگانے کی تاکید کی' وہ منجھلی' ایسا حکم بجالائی ایک چھوڑ دن میں کئی بار چکر لگانے لگی۔ فرزانہ ٹوکتی تو شاہا' باپ کا حوالہ دے کر ماں کا منہ بند کر دیتی۔

☼ ☼ ☼

سویرا اور ذی جاہ کی ملاقات ایک نمائش میں ہوئی' جہاں دور حاضر کے چند مشہور مصوروں کے فن پارے نمائش کے لیے پیش کیے گئے تھے' تقریب میں تصاویر کا جائزہ لیتے ہوئے دونوں کا کئی بار ٹاکرا ہوا تو نگاہوں میں شناسائی کی چمک ابھری۔ ایک جگہ کھڑے ہوئے تو بات چیت بھی ہونے لگی' پہلی ملاقات میں سویرا کے حسن و نزاکت اور انداز نے ذی کو متاثر کیا' وہ لیونڈر کی لطیف خوشبو سے مہکتی اسے مسحور کرتی چلی گئی۔ دونوں ہی ادب کے شیدائی اور ہم ذوق نکلے۔

سویرا کو بھی ذی جاہ کی وجاہت نے بہت مرعوب کیا تھا' اس نے اپنے پورے سرکل میں ـــــ اتنا وجیہہ مرد پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا' مگر۔ وہ جس کلاس سے تعلق رکھتی تھی' وہاں اسے جذبات پر کنٹرول رکھنے کی تربیت حاصل تھی' اسی لیے ذرا سی بے اعتنائی دکھاتے ہوئے وہ بظاہر' ذی سے رسمی بات چیت تک محدود رہی' اس کے باوجود اپنے سحر سے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دیا۔

کافی دیر بعد جب دونوں واپسی کے لیے ایک ساتھ قدم بڑھاتے ہال کے دروازے سے باہر نکلے تو سویرا مزید رابطہ بحال رکھنے کے لیے فون نمبر کا تبادلہ کرنا نہ بھولی۔ اس دن کے بعد سے دھیرے دھیرے دونوں میں بے تکلفی کی فضا قائم ہوتی چلی گئی' سویرا نے کئی بار حائل فاصلوں کو کم کرنے کے لیے ذاتی کوششوں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے راہیں ہموار کیں' وہ اکثر کسی کنسرٹ' مشاعرے یا نمائش وغیرہ کے دعوت نامے بھیج کر ذی جاہ سے ملنے کا بہانہ ڈھونڈ لیتی۔

ذی شروع میں تو اس کے التفات دکھانے پر جان کر انجان بنتا رہا۔ اسے اگنور کرتا' پر سویرا بڑے پیار سے اس کے ناز نخرے اٹھانے لگی۔ ذی جاہ چھوٹی چھوٹی سی بات پر منہ پھلاتا اکڑ دکھاتا۔ پھر بھی سویرا کو اس کی کوئی ادا بری نہیں لگتی۔

سویرا کو زندگی میں ہر طرف سے اتنی اہمیت حاصل ہوئی کہ پہلی بار کسی کا اکھڑپن اور نخرے سہنا ایک خوشگوار تجربہ ثابت ہوا۔

"ذی پرایٹی ٹیوڈ بہت جچتا ہے۔" سویرا اپنی فرینڈز کو بتاتے ہوئے بڑا فخر محسوس کرتی' جو ذی جاہ کو دیکھتے ہی سراہنے لگ جاتیں۔

ذی جاہ... ان دنوں اپنے اندر کی تنہائی سے بیزار اور حالات کی وجہ سے زود رنج ہو چلا تھا' نہ چاہتے ہوئے بھی سویرا کے پیار کی شدتوں کے آگے ہارنے لگا' اس کی جانب خود بخود بڑھتا چلا گیا۔

☆ ☆ ☆

"خالہ جی۔" شاہا زور زور سے پکارتی ہوئی سفید گرل کی کنڈی کھول کر اندر داخل ہوئی۔

"اوں... ہوں۔" آسیہ بانو نے سلام پھیر کر آیت الکرسی پڑھتے ہوئے اسے متوجہ کیا۔

"شکر ہے یہاں سب خیریت ہے' ورنہ میں تو ڈر ہی گئی تھی" شاہا نے انہیں کمرے کے کونے میں نماز پڑھتا دیکھا تو جان میں جان آئی۔

"یا اللہ... زرینہ کب سدھرے گی؟" وہ خاموشی سے کونے میں رکھے اسٹول پر پیر اوپر کر کے بیٹھ گئی' پورے گھر کا جائزہ لیا تو اظہار افسوس کرنا لازم ہوا۔

"کیا ہوا بٹیا... کس بات پر افسوس کر رہی ہو؟" آسیہ بانو نے اس کے زور سے بولنے پر وہیں سے پوچھا۔

"آج ماسی منحوس نے پھر چھٹی مار لی؟" شاہا نے سر پر ہاتھ مارا اور آستین چڑھا کر ٹی وی لاؤنج سے پھیلاوا سمیٹتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں آج بھی نہیں آئی' میں نے کافی دیر انتظار کیا۔ ارے رہنے دو۔ تمہارے اپنے گھر کا کام کم ہے' یہاں بھی لگ جاتی ہو۔ میں تو خود ہی ہمت کر کے صفائی شروع کرنے والی تھی۔" آسیہ بانو نے جائے نماز لپیٹ کر رکھی' اور اسے صفائی میں جتا دیکھ کر بات بنائی۔

"ہائے بڑھاپا اور میری بیماریاں۔" بولنے کو تو بول دیا۔ مگر گھٹنے کا درد جاگ اٹھا' انہیں شرمندگی نے آگھیرا۔

"خالہ جی! یہ پوستی ماری زرینہ' آپ کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہے... اس نے ہفتے میں ایک چھٹی کا وطیرہ بنا لیا ہے۔ ایک بار تنخواہ کاٹ کر دیکھیں' تیر کی طرح نہ سیدھی ہو جائے تو میرا نام بدل دیجئے گا۔" شاہا نے غصے سے بولتے ہوئے چہرے پر ہاتھ پھیرا' پھر جھاڑو لگانا شروع کر دی۔

"نہ بٹیا اتنا پیارا نام ہے شاہا میں نہیں بدلتی۔" آسیہ بانو نے پکا منہ بنا کر اسے چھیڑا تو وہ ہنس دی۔

"خالہ جی! میں سیریس ہوں" شاہا دوبارہ اصل مسئلے کی جانب پلٹی۔

"ہونہہ میں سوچتی ہوں... زرینہ اکیلی کمانے والی ہے' اس پر چھ چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ' ایک دن کے پیسے کاٹ کر بھلا مجھے کون سے خزانے مل جانے ہیں۔" آسیہ بانو نے شاہا کے لیے لال شربت گھولتے ہوئے کہا تو وہ ان کی معصومیت پر ہنس دی۔

"میری بھولی خالہ وہ بہت تیز عورت ہے' آپ کی شرافت اور نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے۔" شاہا نے اپنے طور پر سمجھانا چاہا۔

"نہ بیٹا بلاوجہ کی بدگمانی نہیں کرتے۔" آسیہ سب کو اپنی طرح سمجھتی تھیں' اسے جھٹلایا۔ نظر کمزور تھی' پانی میں چینی اور شربت کم تھا' مگر چمچہ چلاتی رہیں۔

"اوہ میرے اللہ... پتا بھی ہے' آپ کی زرینہ بیگم اگلی بلڈنگ کے سب گھروں میں کام کر کے گئی ہے۔ اسے صرف یہاں آتے مصیبت پڑتی ہے۔" شاہا نے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

انہیں سچائی بتائی۔

"اچھا! تمہیں کیسے پتا چلا؟" آسیہ بانو نے شربت کا جگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے حیرت سے آنکھیں جھپکیں اور پلیٹ میں شاہا کی پسند کے بسکٹ نکالے۔

"میں نے کالج سے واپسی پر اسے صائمہ باجی کے فلیٹ کے سامنے جھاڑو لگاتے دیکھا تھا وہ بڑی کام چور ہے۔ یہ بھی نہیں سوچتی کہ ایک بیمار اور اکیلی عورت کیسے اتنا کام کر سکے گی؟" شاہا کا غصہ ان کے کمزور وجود کو دیکھتے ہوئے سوا نیزے تک جا پہنچا۔

"ہائیں میں اس سے کل پوچھوں گی۔" آسیہ بانو کو افسوس ہوا۔

"جی... نرمی نہیں تھوڑا سخت لہجے میں ڈانٹیے گا۔ یہ آپ کی ڈھیل کا نتیجہ ہے۔ جو وہ اتنی سر چڑھ گئی ہے۔" شاہا نے منہ ہاتھ دھو کر ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ کر بسکٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انہیں سمجھانے کا کام بھی جاری رکھا۔

"آں... ہاں۔" آسیہ گڑبڑائیں، کسی سے سخت لہجے میں بات کرنا ان کے مزاج کا حصہ نہیں تھا۔

"ہونہہ، رہنے دیں آپ سے یہ کام نہیں ہونے والا۔ کل امی ہی اس سے نمٹیں گی پھر وہ اتوار والے دن کی چھٹی کرنا بھی بھول جائے گی" شاہا شرارتی انداز میں بولی اور مزے سے گرم اور پھیکا مشروب حلق سے نیچے اتارا، جس میں اس بوڑھی عورت کے خلوص کی چاشنی رچی بسی تھی۔

☆ ☆ ☆

دن بھر کا تھکا ماندہ سورج اپنا سفر ختم کر کے اونگھنے لگا، اس نے باہر جھانکا، سیاہی اجالے پر حاوی ہو رہی تھی، کچھ دیر پہلے پاکستان میں اماں سے بات ہوئی تھی، ان کے لہجے کی اداسی نے اس کے اندر بھی بے بسی کی کیفیت طاری کر دی، ایک ٹھنڈی سانس بھر کر منہ اوپر کیا، اکا دکا چمکتے ستاروں کی ناکافی روشنی اور دور تک پھیلی بے چینی، اسے اپنا آپ بھی برا لگا۔

ماں، باپ سے دوری نے اندر کی گھٹن کو بڑھا دیا تھا۔ مونا باجی کے جانے کے بعد وہ دونوں کتنے دکھی اور حساس ہو گئے تھے، اس پر بیٹے کا ایسا فیصلہ۔ ان کی مرضی کے خلاف وہ اتنی دور آ تو گیا، ہر مہینے بڑی مستعدی سے معقول رقم ابا کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر بھی ہو جاتی، پھر بھی دل مطمئن نہیں ہوتا، ضمیر کچوکے لگاتا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہر تکلیف کا مداوا پیسے سے نہیں ہوتا، وہ اس مقام پر آ کر مجبور ہو گیا۔

شاید یہ ذی جاہ کی خام خیالی تھی کہ چند سال... بس چند سالوں کی مشقت، کئی مشکلوں کا حل ڈھونڈ نکالے گی۔

اس کی شروع سے اپنے ابا سے بہت دوستی تھی، مگر جانے کیا ہوا کہ وہ چاہتے ہوئے بھی باپ کو اپنے اور سویرا کے تعلق کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا، پر دلوں کے رابطے زبان سے ادا کیے گئے الفاظ کے محتاج نہیں ہوتے، ابا بن کہے بہت کچھ سمجھ گئے اور خاموشی سے اس کی راہ سے ہٹ گئے، مگر بھولی ماں ہر بار بیٹے سے وطن لوٹنے کی درخواست کرتی، تو وہ چور سا بن جاتا، کسی ایک کے لیے راحت ڈھونڈتے ڈھونڈتے، اذیت کا سبب بن کر وہ دو الگ الگ حصوں میں بٹتا چلا گیا۔

☆ ☆ ☆

"خالہ جی امی نے آج آلو کے پراٹھے پکائے ہیں۔ یہ دو میں خالو کے لیے لائی ہوں، وہ شوق سے کھاتے ہیں نا۔" شاہا عادت کے مطابق پلیٹ پر اخبار میں لپٹے پراٹھے رکھ کر باہر سے ہی اعلان کرتی اندر گھسی۔

"نہ، نہ... بٹیا یہ کیا غضب کر دیا فوراً واپس لے جاؤ، ان کو ڈاکٹر نے سختی سے گھی، تیل سے پرہیز بتایا ہے، اگر آ گئے تو ایک منٹ میں کھاپی کے برابر کر دیں گے۔" آسیہ بانو نے گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں... تو کھانے کے لیے ہی تو لائی ہوں۔" شاہا کھلکھلائی۔

"ان کو تو ہر وقت تلی ہوئی چیزیں کھانے کا چسکا ہے، اس کے بعد بھلے پوری رات مجھے جگاتے یا ٹہلتے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہوئے گزرے۔" آسیہ بانو کا انداز زچ ہونے والا تھا۔
"ہائے اللہ... خالو کو ایک پراٹھا تو کھانے دیں' کبھی کبھی ڈاکٹر کی بات سنی ان سنی کر دینی چاہیے۔" شاہا نے پلیٹ ٹیبل پر رکھ کر سنبھالتے ہوئے شہاب احمد پر ترس کھایا جو بیوی کی سختیوں کا شکار تھے۔
"واللہ... کیا خوشبو ہے بیٹی ہو تو تم جیسی' ایسی لذیذ چیزیں پکا کر لاتی ہو کہ دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔" شہاب احمد نے گھر میں گھستے ہی نتھنے سکیڑے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دعا دی۔
"ہوں... ہوں ہاتھ نہیں لگائیے گا۔" آسیہ بانو نے وارننگ دی مگر وہ پلیٹ پر قبضہ جما چکے تھے۔
"واہ... مزہ آگیا ورنہ تمہاری خالہ نے تو ہمیں کھانے پینے کو ترسا دیا ہے۔" شہاب احمد شاہا کو سراہتے ہوئے' بڑے بڑے نوالے بنا کر دونوں پر اٹھے' ہری چٹنی سے چٹ کر گئے۔
"ہاں میں تو آپ کی دشمن ہوں۔" آسیہ بانو درمیان میں بولتی رہ گئیں' شاہا کا خالو کی تیزی دیکھ کر ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔
"بانو ہم سے تو نہیں مگر اس پیٹ سے آپ کی ضرور کوئی دشمنی ہے۔" شہاب احمد نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور مسکرائے۔
"یہ ٹھیک ہے بھئی۔ ان کی وجہ سے میں خود بھی بلاوجہ پرہیزی پھیکے سیٹھے کھانے کھاؤں اور جناب بد احتیاطی کریں۔ خود کو اپنی صحت کی کوئی فکر نہیں تو مجھے کیا؟" آسیہ بانو ان دونوں سے روٹھ کر کونے میں جا بیٹھیں' شاہا کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا' شہاب احمد انجائنا کے مریض تھے' اسی لیے بانو خالہ پریشان رہتیں۔
"خالہ جی... سوری... میری غلطی تھی' سچ میں آئندہ ایسی کوئی چیز نہیں لاؤں گی جو خالو کو کھانا منع ہو۔" شاہا نے شہاب احمد کے اشارے پر آسیہ بانو کے برابر میں بیٹھ کر منانا شروع کیا مگر انہوں نے منہ پھلائے رکھا۔
"ارے بچی سے غلطی ہو گئی۔ اب مان بھی جائیں۔" شہاب احمد کے شرارتی انداز پر وہ جل بھن گئیں۔
"مجھے شاہا سے کوئی شکایت نہیں۔ مگر آپ کو سمجھنا چاہیے' ہم دونوں یہاں اکیلے رہتے ہیں' اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو گیا تو میں کہاں پریشان ہوتی پھروں گی۔" آسیہ بانو روہانسی ہوئیں۔ شہاب احمد نے ٹھنڈی سانس بھری۔
"خالہ جی' میں ہوں نا' آپ دونوں اکیلے کہاں ہیں۔ کیا میں آپ کی کچھ نہیں لگتی؟" شاہا نے ان سے چمٹ کر منہ پھلا کر جذباتی کرنا چاہا تو بانو نے شاہا کی صبیح پیشانی پر چٹاچٹ کئی بوسے لے ڈالے۔ شہاب احمد بھی مسکرا دیے۔
"میری بٹیا رانی۔ تمہارے دم سے تو اس گھر میں رونق ہے۔" آسیہ بانو نے اسے کس کر لپٹایا' دل سے دکھ کے سارے بادل چھٹ گئے۔ دونوں کی نگاہیں بیک وقت اٹھیں اور سامنے لگی ذی جاہ کی بڑی سی تصویر پر جم گئیں۔ وہ مسکراتا ہوا بڑا وجیہہ لگ رہا تھا۔

☆ ☆ ☆

تھوڑی دیر قبل ذی جاہ کی سویرا سے بات ہوئی تھی' اس کی خوشی مایوسی میں ڈھل گئی' ہر بار ایک جیسے تقاضے' ایک سی باتیں' وہ جو پہلے سویرا کی محبت کی شدتوں سے ڈرتا تھا' اب اس کے اندر کی مادیت پسندی کے بڑھتے جنون سے خوف زدہ ہونے لگا تھا۔
پہلے اس کی باتوں کا محور ذی جاہ کی ذات ہوتی تھی' وہ ہمیشہ ذی جاہ کو یہ ہی باور کراتی آئی تھی کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ مگر اب اس کا بدلتا لہجہ' ذی کے اندر بے چینی کو ہوا دینے لگا۔
"کہاں گم ہو یار... قہوہ پی لو۔" ناصر نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بغور جانچتے ہوئے پوچھا' وہ ابھی کام سے واپس لوٹا تھا اور دو کپ قہوہ بنا کر اس کے برابر میں آکر کھڑا ہوا۔
"کچھ نہیں یار... بس ایسے ہی۔" اس نے بارہویں فلور کی کھڑکی سے باہر جھانکا' روشنیوں کا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سیلاب سا اُمڈا آرہا تھا۔
"مجھ سے بھی چھپاؤ گے۔" ناصر نے اس کا کاندھا تھپتھپایا۔
"تم ساری باتیں جانتے تو ہو۔ اماں وہاں پریشان ہیں۔ ادھر سویرا کا جلدی مچانا۔" وہ اپنے دل کا بوجھ دوست کے سامنے ہلکا کرنے لگا۔
"مجھے تو اس لڑکی پر حیرت ہوتی ہے' جو عشق کے اتنے بڑے بڑے دعوے کرنے کے باوجود' تمہاری چھوٹی سی پریشانی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی۔" ناصر نے منہ بنایا۔
"مشکل یہی ہے کہ سویرا میری کوئی بات سمجھنے کو تیار نہیں' جو کچھ مجھے نظر آتا ہے' وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے۔" ذی جاہ احمد نے جلبلا کر کہا۔
ناصر کی ہنسی چھوٹ گئی' وہ اپنے روم میٹ اور دوست کی مشکل سمجھتا تھا' ایک طرف محبت تو دوسری طرف ماں باپ۔
"یار اگر وہ ننھی بنی ہوئی ہے تو تم اپنے مسائل پر اس سے منہ کھول کر بات کرو۔" ناصر سے ذی کی اتری صورت دیکھی نہیں گئی۔
"کیا سمجھاؤں.... سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں تو صرف یہاں کی چکاچوند کے خوابوں سے جگمگاتی ہیں' میں جب بھی اسے زندگی کا دوسرا رخ دکھانا چاہتا ہوں' وہ جھٹ سے اپنی آنکھیں بند کرلیتی ہے۔" ذی جاہ نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی' ناصر نے اسے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔
"اب تو دماغ پھٹنے لگا ہے۔" ذی جاہ نے بالوں کو مٹھی میں بھرلیا۔
"مجھے لگتا ہے تمہیں ایک بریک کی ضرورت ہے۔ پیسہ کمانے کے چکر میں تم کافی عرصے سے پاکستان نہیں گئے۔ اچھا ایک کام کرو' چھٹی لے کر کچھ عرصے کے لیے گھر چلے جاؤ' آنٹی انکل کے ساتھ وقت گزارو۔ خود میں نئی توانائی محسوس کرو گے۔" ناصر نے مشورہ دیا تو وہ سر ہلانے لگا۔
"ہاں یار' ابا آج کل کافی بیمار رہنے لگے ہیں۔ اب تو جانا ہی پڑے گا۔" وہ جو ہچکچا رہا تھا' ایک دم حتمی فیصلے تک جا پہنچا۔
"اچھا ایک کام کرنا.... جانے سے پہلے یہاں سے محترمہ کے معیار کی ڈھیروں امپورٹڈ اشیا کی شاپنگ بھی کرلینا' امید ہے کہ اپنی پسند کے تحفے پاکر' وہ تمہاری پریشانیوں کو سکون سے سن لے۔" ناصر نے کچھ سوچ کر کہا تو ذی کو اس کا مذاق اڑاتا لہجہ عجیب لگا۔
سویرا کی مادیت پسندی ناصر پر بھی ظاہر ہونے لگی تھی' ذی جاہ کو دکھ ہوا مگر وہ سچ بول رہا تھا' اس لیے برداشت کرنا پڑا۔
"ایک بات اور یاد رکھنا ہر بات فطری انداز میں وقت پر ہونے دو' یہ جو تم زبردستی اپنا قدم بڑھانے کی کوشش کر رہے ہو' ایسا نہ ہو کہ ایک دم نیچے گر جاؤ' میں جانتا ہوں کہ اونچائی سے نیچے کی طرف جانے کے عمل کی اذیت سہنا تمہارے بس کی بات نہیں' اس لیے سویرا جیسا بننے سے بہتر ہو تا کہ تم اسے اپنے رنگ میں ڈھال لیتے۔ جانتے ہو نا تمہاری ذات سے دو بوڑھے افراد بھی جڑے ہوئے ہیں۔ بھلے میری بات تمہیں ابھی بری لگ رہی ہے۔ مگر آنے والی زندگی کی مسافتیں تمہیں بہت کچھ خود ہی سکھا دیں گی۔" ناصر نے اٹھتے اٹھتے بڑی سنجیدگی سے کہا تو وہ سوچ میں گم ہوگیا۔

☆ ☆ ☆

ذی جاہ بغیر اطلاع دیے پاکستان پہنچ گیا' اپنے فلیٹ کے دروازے کے سامنے بڑا سا سوٹ کیس رکھ کر سکون کی سانس لی' دستک دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا' کھٹ سے دروازہ کھلا' آسیہ جو چادر پہن کر ہاتھ میں ٹوکری لیے کہیں جانے کے لیے باہر نکل رہی تھیں' بیٹے کو سامنے کھڑا دیکھ کر بھونچکا رہ گئیں۔
"میری پیاری اماں" بیٹا لپک کر ماں سے لپٹ گیا' صحرا سے نخلستان تک پہنچنے کا سرور وجود میں دوڑنے لگا۔
"ایسے اچانک اطلاع تو دے دیتے۔" اس کی یوں آمد پر آسیہ کے منہ سے خوشی کے مارے الفاظ ہی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

نہیں نکل رہے تھے۔ کبھی اس کے لمبے چوڑے وجود کو اپنی کمزور سی باہنوں میں چھپاتیں تو کبھی ماتھے پر بوسہ لینے لگ جاتیں' وہ انہیں ساتھ لگائے لگائے اندر داخل ہوا۔

"خالہ جی کون آیا ہے؟" باہر کی ہلچل پر شاہا کو تجسس ہوا کچھ دیر بعد شور مچاتی کچن سے باہر نکلی۔

"اوہ.... آپ۔" سامنے کھڑے ذی جاہ کو دیکھ کر ایک دم جھجک کر پیچھے ہو گئی' وہ تو تصویر سے بھی زیادہ خوبرو نکلا تھا۔

گلابی دوپٹے کے ہالے میں' شفاف' بھولا' معصوم سا چہرہ' وجود پر کم عمری کی چھاپ' چمکدار آنکھیں' گلابی لبوں پر بے ریا سی مسکراہٹ' وہ بھی حیرانی سے کچن کے دروازے پر کھڑی اجنبی لڑکی کو گھورنے لگا' جس کے ہاتھ آٹے سے سنے ہوئے تھے اور وہ بڑے استحقاق سے اس کے گھر میں موجود تھی۔

"شاہا بیٹا' ذی کے لیے شربت بنا لاؤ۔" آسیہ نے اسے دیکھ کر ہدایت دی تو وہ واپس مڑ گئی۔

"یہ لیں۔" شاہا نے شیشے کا جگ گلاس اس کے سامنے سینٹر ٹیبل پر رکھا' ذی نے ایک سانس میں شربت پیا جو اس کی ماں کی تواضع کا پسندیدہ انداز تھا۔

"بیٹا تھک گئے ہو گے۔ جاؤ جا کر نہا لو' تمہارے ابا بھی نماز پڑھ کر آنے والے ہیں' میں اس کے بعد کھانا لگاتی ہوں۔" آسیہ نے بیٹے کو ٹہوکا دیا۔

"جی اماں میں نے تو یہاں آنے کے شوق میں پلین میں لنچ بھی نہیں کیا۔ گھر کا کھانا کھائے ہوئے اتنا ٹائم جو ہو گیا۔" سوٹ کیس اٹھا کر اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے اس نے اشتیاق سے مڑ کر کہا۔

"اب کیا کروں...؟ میں نے تو صرف کریلے پکائے ہیں' ذی تو چھوئے گا بھی نہیں۔" آسیہ نے شاہا کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

"خالہ جی میں ایک منٹ میں آئی۔" شاہا نے دانتوں میں انگلی دبائی' پھر انہیں ہکا بکا چھوڑ کر جلدی سے باہر دوڑ لگا دی۔

☆ ☆ ☆

"واہ اماں! مزہ آ گیا' کتنے دنوں بعد آپ کے ہاتھوں کا بنا یخنی پلاؤ اور سویاں کھائی ہیں۔" ذی جاہ نے پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد مسکرا کر ماں کو دیکھا۔

"لو جی! تم بھی دھوکا کھا گئے.... ارے یہ سب تو شاہا بیٹی کے ہاتھوں کا جادو ہے۔ اب تمہاری اماں میں اتنی سکت کہاں ہے جو وہ ایسی مدارتیں کرتی پھریں۔" شہاب احمد نے مسکرا کر بیوی کو چھیڑا۔

"ہاں.... ہاں کیوں کروں؟ آپ کو تو بس روزانہ قورمہ' بریانی کھانے کا دل چاہتا ہے' بھلے اس کے بعد سینہ مسلتے پھریں۔" آسیہ بانو نے فوراً" بدلہ لیا.... ذی جاہ ہنستا چلا گیا' کتنے عرصے بعد ایسے اپنائیت بھرے ماحول کا لطف اٹھایا تھا۔

"ابا.... یہ تو "بری بات ہے" اماں آپ کی صحت کے خیال سے ہی تو روکتی ٹوکتی ہیں۔" ذی جاہ نے باپ کو اشارہ کرتے ہوئے ماں کا دل رکھا۔

"میرے بچے۔ یہ اپنے ساتھ دشمنوں والا سلوک کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کی ساری ہدایات کھانے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہی بھول جاتے ہیں۔ مجھ پر بس نہیں چلتا تو بیچاری شاہا سے چپکے چپکے فرمائشی پروگرام چلاتے ہیں۔" آسیہ بانو نے بیٹے کو سامنے پا کر شوہر کی ساری شکایتیں لگانا شروع کر دیں۔ ذی کا ذہن دوبارہ شاہا پر جا اٹکا۔

"اچھا۔ ویسے یہ محترمہ کون ہیں' جنہوں نے میرے ابا اماں پر پکا قبضہ جمایا ہوا ہے؟" اس نے تجسس سے پوچھا۔

"ہا.... ذی کہتا تو تُو سچ ہے۔ واقعی اس لڑکی نے ہم دونوں بوڑھا بوڑھی پر قبضہ جمایا ہوا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو دکھ بیماری میں ہماری دیکھ بھال کون کرتا؟ بڑی ہی نیک لڑکی ہے' دن میں کئی بار آتی ہے اور بغیر جتائے گھر کے بہت سارے کام چپ چاپ کر کے چلی جاتی ہے۔ میرے دکھ سکھ بھی سن لیتی ہے۔ ورنہ اکیلا پن مجھے دیمک کی طرح چاٹ جائے۔" شاہا کو سراہتے ہوئے شکوہ ان کی آنکھوں سے ٹپکا' بیٹے نے نگاہ چرا لی۔

"اصل میں پرویز کلیم کی فیملی تمہارے ابو دبئی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

جانے کے چند ماہ بعد ہی ہمارے برابر والے فلیٹ میں شفٹ ہوئی ہے اس لیے تمہاری ان لوگوں سے ملاقات نہ ہو سکی" شہاب احمد نے بیٹے کو شرمندہ دیکھا تو جلدی سے بات بدلی۔

"ان لوگوں کے بارے میں فون پر بتایا تو تھا" شوہر کی تنبیہی نگاہوں پر آسیہ نے بھی سنبھل کر یاد دلایا۔

"اچھا بتایا ہو گا مگر مجھے یاد نہیں۔" وہ ذہن پر زور دینے لگا' وہاں کی زندگی اتنی مصروف اور تھکا دینے والی تھی کہ وہ ماں کا دل رکھنے کے لیے لمبی لمبی کال تو کرتا' ان کی ساری باتیں بھی سنتا' مگر نیند میں آدھی باتیں اس کے سر پر سے گزر جاتیں۔

"ویسے اماں ایک بات ہے۔ کھانا بالکل آپ کی طرح پکاتی ہے.... میں تو دھوکا کھا گیا" ذی نے چٹخارہ بھرا تو شہاب احمد ہنس دیے۔

"ہاں تو کیوں نہ پکائے.... میں نے ہی تو اسے سب کچھ سکھایا ہے۔" آسیہ اپنی تعریف پر خوش ہو کر بولیں۔

"واہ.... جب ٹیچر اتنا اچھا ہو گا تو بات کیسے نہیں بنے گی" ذی نے باپ کو دیکھتے ہوئے ماں کو مسکا لگایا۔

"بچی کرے بھی تو کیا' دس بھائی بہن ہیں۔ بیچاری ماں کے اپنے جھمیلے۔ شروع میں تو اسے چائے تک بنانا نہیں آتی تھی' میری طبیعت خراب ہوئی تو اس نے انسانی ہمدردی کے تحت ایک دو دفعہ کھانا پکانے کی کوشش کی' تمہارے ابا کی زبان اس عمر میں بھی تر نوالے مانگتی ہے' برے برے منہ بنا کر اس کی کچی پکی روٹی حلق سے اتارنے لگے' وہ شرمندہ ہو گئی' بعد میں ایک دن خود ہی بولی' خالہ جی آپ کے ہاتھ میں کتنا ذائقہ ہے۔ مجھے بھی اپنے جیسے کھانے پکانا سکھا دیں۔ بس پھر میں نے اس کی تربیت کی ٹھانی' ماشاء اللہ بچی نے سال بھر میں سب سیکھ لیا۔ اب تو مجھ سے بھی اچھا پکانے لگی ہے۔ ساتھ ساتھ کپڑے سینے پرونے میں بھی ماہر ہو گئی ہے" آسیہ نے تفصیل سے ساری بات بیٹے کے یوں گوش گزار کی کہ اس کے کانوں میں خطرے کی گھنٹی بجی۔ سر اٹھا کر ماں کو دیکھا۔ تو چہرے پر شاہا کے لیے خالص محبت بھری چمک دکھائی دی۔

"کاش شادی کے بعد سویرا اور اماں میں بھی ایسی دوستی قائم ہو جائے" ذی جاہ نے دل سے وہ دعا مانگی' جس کے قبول ہونے کا اسے خود بھی یقین نہیں تھا۔ ایک دم گھبرا کر چہرہ ماں کی گود میں چھپا لیا جو عادت کے مطابق شاہا کی تعریفوں میں مگن تھیں۔

"آج ہی دیکھ لو۔ جب تم اچانک آ گئے تو میرے ہاتھ پیر پھول گئے' اتنی جلدی کیا پکاؤں' مگر شاباش ہے اس بچی پر دوڑ کر گھر سے ٹکڑے لے کر آئی' گوشت کی یخنی چڑھائی' دوسری طرف گھی میں سویاں بھون کر اس کا زردہ بنایا' سلاد اور رائتہ تیار کیا۔ بس اسے ایک گھنٹا لگا اور سارا انتظام ہو گیا" آسیہ بانو کے لہجے میں اپنی شاگرد کے لیے فخر بول رہا تھا۔

"اچھا جی! یعنی اب سب کچھ شاہا ہے' بیٹے کی یاد بھی نہیں آتی" ذی اس لڑکی کے تواتر سے جاری ذکر پر بور ہونے لگا تو منہ بنا کر شکوہ کیا۔

"ایسی بات نہیں.... بیٹا تم تو ہمارا اپنا خون ہو۔ ہم تم کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ مگر میں اس معاملے میں تمہاری اماں کی تائید کروں گا' ایسے خود غرضی کے دور میں جب لوگ بنا مطلب کے بات کرنا پسند نہیں کرتے' وہ ہمارا اتنا خیال رکھتی ہے' شاہا نے ہمارے دل جیت لیے ہیں' ایسے خالص جذبے اب کہاں میسر ہیں" شہاب احمد نے ٹیبل سے ٹوتھ پک اٹھاتے ہوئے بظاہر سرسری بات کی' مگر کچھ خاص جتاتا سا انداز تھا' وہ چونک اٹھا' باپ کو بچپن سے جانتا تھا' اس کا دل ایک دم پریشان ہونے لگا۔

☼ ☼ ☼

ذی جاہ کو اپنے والدین سے بڑی شدید محبت تھی' بڑی بہن مونا کے بھری جوانی میں کینسر جیسے موذی مرض کا شکار ہو کر موت کے منہ میں جانے کے بعد سے وہ تینوں ہی ایک دوسرے کے لیے جینے کی وجہ بنے ہوئے تھے۔ ماں کی گود میں سر رکھ کر وہ ہمیشہ چھوٹا سا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بچہ بن جاتا' بہن کا غم بھلائے نہیں بھول رہا تھا' ایسے کٹھن وقت میں' اچانک سویرا اس کی زندگی میں شامل ہوئی اور ذی کو اس حد تک اپنا اسیر کرلیا کہ وہ ایک لمحہ بھی اس کے بغیر رہنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا۔ سویرا نے اس کے دکھی دل پر اپنی محبت کے پھائے رکھ کر گویا اسے خرید لیا۔

مسئلہ اس وقت پیدا ہوا جب ذی جاہ اپنے اور اس کے درمیان فرق سے اچھی طرح سے باخبر ہوا' وہ نہ چاہتے ہوئے بھی پیچھے ہٹنے لگا۔

ذی جاہ مڈل کلاس سے تعلق رکھتا تھا' سویرا کے شاندار فیملی بیک گراؤنڈ سے آگاہ ہونے کے بعد اسے شدید دھچکا پہنچا۔ وہ سمجھ گیا کہ طبقاتی فرق آگے جا کر جدائی کی وجہ بن سکتا ہے۔ منصور شیخ کا کروفر اس سے برداشت نہیں ہوا' جانے ان دونوں کے والدین اس رشتے کے لیے آمادہ ہوں یا نہ ہوں۔ کئی طرح کے خدشات اس کے اندر سر اٹھانے لگے۔ جدا ہونے کی بات سن کر سویرا منصور کی انا مچل اٹھی' اسے ذی جاہ کی محبت سے دست برداری عجیب لگی' جو چند مہینوں سے ان کے بیچ' پنپ رہی تھی۔

سویرا نے کچھ سوچ کر بڑی محبت سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی وفا کا یقین دلایا' ذی کے مضبوط ہاتھوں پر نرم و گداز ہاتھ رکھ کر اپنے ساتھ کا پختہ یقین دلایا تو وہ مجبور ہو گیا' تمام شکوک کو سر جھٹک کر دل سے نکال دیا اور سویرا سے الگ ہونے کا ارادہ بدل دیا۔ اس کے مزید سمجھانے پر مستقبل کو مستحکم بنانے کے لیے سرگرم عمل ہو گیا۔

اپنے پیار کے حصول کے لیے ایسی کڑوی گولی نگلنے پر مجبور ہوا' جس میں والدین سے دور جانا پڑا۔ اسے سویرا پر بڑا مان تھا' وہ اپنے لیے سویرا کی محبت اور جنون سے بخوبی واقف تھا' اسے یقین تھا کہ شادی کے بعد وہ بیوی کی حیثیت سے اس کے والدین کا بہت زیادہ خیال رکھے گی' مگر اس سے قبل منصور شیخ کی نگاہوں میں مقام بنانا ضروری تھا' اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ماں باپ کو بھی دنیا بھر کا سکھ دینا چاہتا تھا۔ اسی لیے دبئی کی ایک بڑی کمپنی سے آنے والی جاب کی پُرکشش آفر کو قبول کرلیا۔

☆ ☆ ☆

"بانو آپا دروازے پر کیوں کھڑی ہیں... آیئے نا" آسیہ نے دروازے کی اوٹ سے جھانکا تو فرزانہ نے انہیں بلالیا۔

"وہ... شاہا آج پورے دن سے دکھائی نہیں دی۔ مجھے فکر ہوئی کہ کہیں طبیعت تو خراب نہیں؟" آسیہ کی نگاہیں' چاروں طرف شاہا کو ڈھونڈنے لگیں۔

"بس آپا اندر پڑی ہے" فرزانہ نے نگاہیں چرائیں' آسیہ کو لگا کہ وہ کچھ چھپا رہی ہے۔

"کیا ہوا ہے؟ وہ ایسی لڑکی تو نہیں جو بستر پکڑے لیٹی رہے" آسیہ نے فرزانہ کو ٹٹولا۔

"آپا... کیا پوچھتی ہیں... یہ آج کل کے بچے' کسی کی ایک نہیں سنتے۔ بس خود کو عقل کل سمجھتے ہیں۔" فرزانہ نے سر پر ہاتھ مار کر ابلتے غصے کو دبایا۔

"ایسی کیا بات ہو گئی؟" آسیہ کے مجبور کرنے پر فرزانہ ایک دم شروع ہو گئیں۔

"اب دیکھیں اس کی پھوپھو' رفیعہ اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر آئی مگر شہزادی کے مزاج ہی نہیں مل رہے۔ بھلا بتائیں۔ اس کے بعد بھی اوپر تلے کی تین بیٹیاں ہیں' ایک کو دھکا دوں گی تو دوسری اس کی جگہ آ کھڑی ہو گی۔" فرزانہ کے درد بھرے انداز پر آسیہ سُن رہ گئیں' انہوں نے تو کبھی شاہا کی شادی کا سوچا ہی نہ تھا۔

"اچھا... رفیعہ اپنے دوسرے نمبر والے بیٹے کا رشتہ لائی ہے... کیا کرتا ہے وہ؟" آسیہ نے دماغ پر زور دے کر پوچھا۔

"نہیں' رفیعہ آپا شاہنواز کا رشتہ لے کر آئی ہیں" فرزانہ ایک دم بجھ سی گئیں' بڑی مشکل سے بولیں۔

"بڑے والے شاہنواز کا... مگر اس کی تو ایک سال پہلے شادی ہو چکی ہے۔ بیوی کا نام غالباً "سلمیٰ" ہے نا" وہ بھونچکی رہ گئیں' ان کی رفیعہ سے کبھی سلام دعا تھی'

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

شاہنواز کی شادی میں وہ بھی شریک ہوئی تھیں' اسی لیے ساری باتیں یاد آگئیں۔

"جی... اسی سے شادی کا ارادہ ہے" فرزانہ نے دھیرے سے نگاہیں نیچی کرکے سرہلایا۔

"ہائے اللہ! تم کیا سوکن پر بیٹی دے رہی ہو... وہ تو اپنی شاہا سے عمر میں بھی اتنا بڑا ہے" آسیہ نے سینے پر ہاتھ مارا اور دکھی ہو کر پوچھا۔

"نہیں آپا اس کی اپنی بیوی سے بنی نہیں' سلمیٰ بہت زبان دراز عورت نکلی' شاہنواز بھی مزاج کا گرم ہے۔ جھگڑا تو کافی دنوں سے چل رہا تھا۔ آخر پچھلے مہینے شاہنواز نے بیوی کو طلاق دے دی" فرزانہ نے وہ بھید کھول ہی دیا' جو چھپایا نہیں جارہا تھا۔

"اچھا... یہ تو بہت برا ہوا۔ مگر ایک بات یاد رکھنا' لڑائی جھگڑوں میں صرف ایک فریق کی غلطی نہیں ہوتی اور تم تو خود کہہ رہی ہو کہ شاہنواز تیز مزاج کا ہے پھر ایسی جگہ بیٹی بیاہتے تمہارا دل نہیں ڈر رہا۔" آسیہ نے فرزانہ کو عجیب نظروں سے دیکھا۔

"آپا' آپ کیا سمجھتی ہیں۔ مجھے شاہا سے محبت نہیں' ارے نو مہینے پیٹ میں رکھنے کی تکلیف میں نے ہی سہی ہے۔ مگر کیا کروں اس تین کمروں کے فلیٹ میں رشتے کے لیے قدم رکھنے والے پہلے ہی سمجھ جاتے ہیں کہ یہاں سے من چاہا جہیز ملنے کی کوئی امید نہیں' شاہا کے ابا شہر کے ایک ایماندار سرکاری نوکر' بچوں کو سدا حق حلال کا نوالہ کھلایا۔ اب شادی کے لیے اتنا سارا پیسہ کہاں سے جوڑیں؟ پھر ایک بیٹی تھوڑی ہے۔ اس لیے شاہا کو گھر میں بٹھا کر بوڑھا کر دینے سے بہتر ہے کہ جیسے تیسے بیاہ دیا جائے۔ ویسے بھی' رفیعہ آپا تو دو جوڑوں میں نکاح پڑھانے پر تیار بیٹھی ہیں۔" وہ اداسی سے بولیں' پھر دوپٹہ میں منہ چھپا کر پھپک کر رو دیں۔

"ہاں... کہتی تو سچ ہو... پھر بھی بیٹی کی مرضی کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھانا' شاہا بہت پیاری بچی ہے' کہیں اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو جائے۔" آسیہ بانو کے لہجے میں دکھ سمٹ آیا' بڑھ کر فرزانہ کے کاندھے کو تھپکا اور سر جھکا کر واپس جانے لگیں۔

"آپا... ایک منٹ بات سننا" فرزانہ کی پکار پر ان کے بڑھتے قدم زمین پر جم گئے۔

"میں یہ کہہ رہی تھی کہ شاہا بہت محنتی اور صابر بچی ہے۔ میرا مطلب ہے' جس گھر میں جائے گی' اسے روشن کردے گی اگر کوئی ایسا گھرانہ نگاہ میں ہو... جو سادگی سے اسے رخصت کرا کر لے جائے تو میں آج ہی رفیعہ آپا کو انکار کہلوا دوں۔" فرزانہ کا پسینہ پسینہ ہو کر ہاتھ ملنا' ملتجی انداز' وہ سوچنے پر مجبور ہو گئیں۔

"یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا۔" کچھ سوچ کر چہرہ ایک دم کھل اٹھا' جاتے جاتے آس کے جگنو فرزانہ کو تھما گئیں۔

☆ ☆ ☆

ذی جاہ وطن پہنچنے کے بعد پہلی فرصت میں سویرا سے ملاقات کے لیے بے چین ہو اٹھا' اسے کال ملا کر اپنے آنے کی خوش خبری سنائی اور ملنے کے وقت کا تعین کرکے اس کے گھر جا پہنچا۔

"مما' پاپا اب میری شادی کے معاملے پر بہت سیریس ہو گئے ہیں۔" سویرا نے اسے چائے پکڑاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ ذی جاہ کو اس بار کی ملاقات میں سویرا کے رویے میں ہمیشہ جیسے والہانہ پن کی کمی محسوس ہوئی' شاید دوری نے محبت کا سحر کم کردیا تھا۔

"ایک منٹ تم شاید بھول گئیں میں نے تم سے پورے پانچ سال کا وقت مانگا تھا۔ ابھی کافی وقت باقی ہے۔" ذی جاہ نے اسے کچھ یاد دلانے کی کوشش کی اور بھاپ اڑاتی گرم چائے کو لبوں سے لگا کر خود کو جلا لیا۔

"میں کچھ نہیں بھولی... مجھے اپنا وعدہ یاد ہے مگر حالات بہت تیزی سے بدل رہے ہیں۔ ویسے بھی میرے والدین ہمارے عہد و پیماں کے پابند نہیں ہیں۔ وہ اپنے دوست کے بیٹے سے میری شادی کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔" سویرا کے نرم و نازک ہونٹوں سے ایسی سخت باتیں سن کر وہ امتحان میں پڑ گیا۔

"یہ وقت بھی آنا تھا" ذی نے اسے بغور دیکھتے ہوئے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سوچا۔ ڈھلتی شام کے سنہرے پن نے سویرا کے وجود کو اپنے اندر سمو کر حسین تر بنا دیا تھا۔

"سویرا۔۔۔ ایک بات بتاؤ میں اپنا وطن' ماں' باپ اور لگی لگائی اتنی اچھی جاب چھوڑ کر باہر کمانے کیوں گیا؟"

ذی کی نگاہیں اس پر تھیں' دھانی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر سویرا پر بہت جچ رہا تھا' کالے گھنے بالوں کو کھلا چھوڑ دیا تھا' نازک سی گردن پر کالا تل' گلے میں پڑی سنہری زنجیر' اس میں جھولتا "ایس" کا پینڈنٹ' وہ سویرا کا اتنا عادی ہو چلا تھا کہ جدائی کا تصور ہی اس کا دل بند کر دینے کے لیے کافی تھا۔

"جی جناب۔۔۔ کیوں گئے؟" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اترائی۔

"میری جان کی دشمن۔ صرف تمہارے لیے۔ وہاں جا کر خود کو انسان سے پیسہ کمانے والی مشین میں ڈھال لیا۔۔۔ تاکہ جب تمہارا ہاتھ مانگنے آؤں تو انکل' آنٹی کے پاس انکار کا کوئی جواز نہ رہے' اتنی تگ و دو کے باوجود میں اس پوزیشن میں نہیں آسکا کہ تمہارے سارے خواب ایک جھٹکے میں پورے کر سکوں' اس لیے مجھے ابھی مزید وقت درکار ہے۔" ذی نے اپنی چوڑی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ انگلی سے دبائی' جو اس کے ذہنی خلفشار کی عکاسی کر رہی تھی۔

"ساری باتیں مانتی ہوں۔۔۔ مگر میرے گھر والے ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ ویسے بھی ان کے پاس تم سے بہت بہتر آپشن موجود ہے۔" سویرا کا انداز اس کے دل پر لگا۔

"اپر کلاس سے تعلق رکھنے کے باوجود اگر تم اتنی ہی مجبور ہو گئی ہو تو اپنے والدین کی مرضی پر سر جھکا دو۔" وہ ایک دم بھڑک اٹھا اور جانے کے لیے کھڑا ہوا' سویرا تھوڑا گھبرائی' پرانا تعلق روگ نہ بن جائے۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا' مگر تم بھی تو سمجھنے کی کوشش کرو" سویرا نے بالوں کو اٹھا کر جوڑے کی شکل دی۔

"اچھی طرح سے سمجھ گیا ہوں۔ اب مجھے اجازت دو۔ ایک دوسرے کا وقت برباد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔"

ذی جاہ کا وہ ہی اکھڑ انداز' جس پر سویرا کو بھی ٹوٹ کر پیار آتا تھا۔

"پرانا تعلق ایک لمحے میں توڑنا آسان نہیں۔" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے اس کے نزدیک آئی۔

"ذی۔۔۔ میں ایک بار پھر پاپا' مما سے بات کرتی ہوں۔۔۔ تمہیں جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔۔۔ ان لوگوں کو بہت دنوں تک روکنا میرے بس کی بات نہیں بعد میں مجھ سے کوئی گلہ نہ کرنا۔" سویرا نے بڑھ کر محبت سے اس کا ہاتھ تھاما اور تلخی ہوا ہو گئی۔

"اچھا بابا میں خود کب تم سے جدا ہونا چاہتا ہوں۔" اونچا' لمبا' خوبرو ساذی جاہ' اس نازک سی گڑیا کے لمس سے پرسکون ہونے لگا' سویرا کی محبت بپھرے ہوئے سمندر جیسی تھی' جتنی تیزی سے لہریں ساحل تک آتیں' اتنی ہی تیزی سے واپس لوٹنے کو بے تاب ہو جاتیں۔ اسے ابھی تک اس بات کا ادراک ہی نہیں ہوا تھا۔

☆ ☆ ☆

"بیٹا۔ اگر فری ہو تو مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔" آسیہ نے اس کے صوفے پر بیٹھتے ہی بے قراری سے پوچھا۔ وہ ابھی چند لمحوں قبل باپ کے ساتھ واک کر کے واپس آیا تو ماں کو جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے ادھر ٹہلتے دیکھ کر تھوڑا حیران ہوا۔

"جی اماں! کیا بات ہے؟" ذی صوفے پر آرام دہ انداز میں لیٹ کر ماں کی طرف متوجہ ہوا۔

"وہ۔۔۔ دیکھو منع نہیں کرنا۔" آسیہ کی جھجک۔ اس نے بغور دیکھا۔

"خیر تو ہے۔ آپ بڑی پریشان لگ رہی ہیں؟" ذی نے ماں کے قریب ہو کر ہاتھ تھپتھپا کر حوصلہ دیا۔

"وہ شاہا۔ بڑی مشکل میں گرفتار ہے۔۔۔ تم ہی اسے بچا سکتے ہو۔" انہوں نے بے قراری سے کہا۔

"اف پھر وہ ہی شاہا۔۔۔ اماں۔۔۔ میں کیا لائف گارڈ ہوں۔۔۔ خیر کیا ہوا؟" وہ پہلے تو چڑا پھر آسیہ کی رونکھی شکل دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بیٹا... میں نے تو جب سے سنا ہے۔ دل ڈوبا جارہا ہے۔ اتنی پیاری بچی کو اس کی ماں ناقدروں کے حوالے کر رہی ہے۔ بھلا بتاؤ وہ ایک دوہاجو کی بیوی بننے جارہی ہے... یہ ظلم ہے کہ نہیں؟" انہوں خشک ہوتے گلے کے ساتھ جلدی جلدی بتایا۔

"واٹ ربش! یہ تو بڑی غلط بات ہے۔" ذی جاہ پر افسوس اور غصے کی ملی جلی کیفیت طاری ہوئی' شہاب احمد جو ابھی وضو کر کے لوٹے تھے' بیوی کی بات سننے بیٹھ گئے۔

"وہ ہی تو میں کہہ رہی ہوں... اگر تم حامی بھر لو تو میں ابھی جا کر فرزانہ سے شاہا کا ہاتھ مانگ لیتی ہوں۔" آسیہ نے ایک بہت بڑا سا بم عین اس کے سر پر لا پھوڑا' وہ منہ دیکھتا رہ گیا۔ شہاب احمد نے الگ حیران ہو کر ان دونوں کی طرف باری باری دیکھا۔

"بولو بیٹا! تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔" اس کی خاموشی پر آسیہ نے کاندھا ہلا کر پوچھا۔

"میں کیسے ان کی آس توڑوں؟" ماں کے کپکپاتے ہاتھ دیکھ کر اسے شرمندگی نے گھیر لیا' مگر وہ اس بات کے لیے کیسے اقرار کر لیتا' جو اس کے اختیار سے باہر تھی۔

"اماں... مجھے معاف کردیں' مگر میں کسی اور سے..." ذی کے منہ سے انکار سن کر' آسیہ کا چہرہ سپید پڑ گیا۔

"بانو... ہم اپنے اکلوتے بیٹے کو زور زبردستی کے رشتوں میں نہیں الجھائیں گے۔" شہاب احمد نے ہاتھ اٹھا کر بڑی سنجیدگی سے کہا تو آسیہ بانو نے سر تھام لیا۔

"آپ لوگ ایک بار سویرا سے مل تو لیں۔" ذی جاہ نے مجبوراً" قبل از وقت وہ بات کہہ دی' جس کا اس کے حساب سے ابھی وقت نہیں آیا تھا۔

"ٹھیک ہے ہم سویرا بیٹی سے ملنے کو تیار ہیں۔" شہاب احمد نے بیوی کا ہاتھ دبا کر کچھ کہنے سے روکا اور اپنی رضامندی دے دی۔

"شکر ہے یہ مشکل مرحلہ تو حل ہوا۔" اس نے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے خود کلامی کی۔

"شہاب صاحب... آپ نے اچھا نہیں کیا۔" آسیہ شوہر کا ہاتھ تھام کر رو پڑیں' ماں کی سسکیاں سن کر ذی جاہ کے دل پر بھاری بوجھ آن پڑا۔

☆ ☆ ☆

دن اپنے مخصوص تسلسل سے گزر رہے تھے' اس کے جانے میں دن کم رہ گئے تو۔ وہ سویرا کو ضد کر کے والدین سے ملوانے لے آیا۔

اس روز شام کی چائے پر' شہاب احمد اور آسیہ بانو مخصوص ٹیبل پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے' جب سویرا بڑے شاہانہ انداز میں ان کے تین کمروں کے فلیٹ میں داخل ہوئی اور اس ایک ملاقات میں اس نے اپنے بارے میں بہت کچھ باور کروا دیا۔ سویرا کا نخوت بھرا لیا دیا سا انداز' جہاں ان دونوں میاں بیوی کو ناگوار گزرا' وہیں ذی جاہ بھی گڑبڑا گیا' سب کچھ اس کی امیدوں کے برخلاف ہوا تھا۔

"یہ لیں گرما گرم پکوڑے۔ ہاتھ بڑھائیں جلدی سے کھائیں۔" شاہا صورتحال جانے بنا ٹرے میں گرما گرم پکوڑوں کی پلیٹ اور سرخ چٹنی رکھ کر کھلے دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

شاہا کے پاس اپنے حالات سے سمجھوتا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا' سب کچھ اوپر والے پر چھوڑ کر خود کو مطمئن کرنے کی کوششوں میں لگ گئی۔

"یہ کون ہے؟" سویرا نے چبھتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"اوہ..." شاہا کی زبان کو بریک لگ گیا' سامنے صوفے پر بیٹھی حسین و جمیل ماڈل ٹائپ لڑکی کو حیرانی سے دیکھا' جو اس ماحول میں خاصی اجنبی لگ رہی تھی۔

"کمال ہے' یہاں پرائیویسی نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔" سویرا نے ناک چڑھا کر شاہا کا مذاق اڑایا تو سب کو بہت برا لگا۔

"بیٹی... گھر والوں کے بیچ میں کیسی پرائیویسی' شاہا کوئی غیر نہیں ہماری اپنی ہے۔" شہاب احمد نے مسکرا کر سویرا کو جواب دیا۔ خود کو جھٹلانے پر اس کا منہ سوج

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گیا۔
"واہ' بیٹی مزہ آگیا۔" شہاب احمد سے شاہا کی اتری صورت دیکھی نہ گئی تو گرم پکوڑے کو منہ میں رکھتے ہوئے تعریف کی۔ سویرا کو ایک معمولی لڑکی کے لیے خود کو نظرانداز کیا جانا بہت زیادہ برا لگا۔
"ذی! مجھے اب چلنا چاہیے۔" وہ نازک کلائی پر بندھی سنہری گھڑی دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔
"اوکے چلو۔" ذی جاہ نے بھی رکنے پر اصرار نہیں کیا' ماحول پر چھائی ہوئی کثافت' اسے یہ بات سمجھا گئی فریقین میں مفاہمت مشکل دکھائی دے رہی ہے۔
"میں' سویرا کو نیچے تک چھوڑ کر آتا ہوں۔" ذی نے دھیرے سے کہا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔
"یہ لڑکی کافی مغرور لگ رہی ہے۔" آسیہ نے دل کی بھڑاس نکالی۔ ان سب کو سویرا کا تیکھا انداز پسند نہیں آیا تھا۔ شاہا بھی خاموشی سے اپنے گھر کی جانب چل دی۔
"میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ ذی جاہ' ہمارے لیے ایسی بہو تلاش کرے گا' جس سے بات کرنے سے پہلے ہمیں دس بار سوچنا پڑے۔" آسیہ نے بھیگے لہجے میں کہا اور دکھ سے شوہر کی طرف دیکھا۔
"سویرا اور ہمارے بیچ تا عمر جھجک اور تکلف کا پردہ قائم رہے گا۔۔۔ اس گھر کو تو شاہا جیسی بہو کی ضرورت ہے' وہ بالکل ہمارے جیسی ہے۔" آسیہ دل کی بات کہتے ہوئے صوفے پہ ڈھے گئیں۔
"سچ کہہ رہی ہو' مگر یہ بھی سوچو' ہماری زندگی کتنے دن کی رہ گئی ہے' اگر ذی' سویرا کے ساتھ خوش ہے تو پھر ہم اس پر اپنی مرضی کیوں ٹھونسیں۔" بیوی کی حالت دیکھ کر شہاب احمد بھی افسردہ ہو گئے' مگر سمجھانا ضروری تھا۔ ذی جاہ جو سویرا کو چھوڑ کر فلیٹ میں داخل ہو رہا تھا' ماں باپ کی بات سننے لگا۔
"میں نے ایسی لڑکی سے محبت کیسے کر لی' جس کی نگاہ میں پیسہ' انسانوں سے بڑھ کر تھا۔" ذی جاہ کو خود پر حیرت ہوئی' وہ اپنا احتساب کرتا چلا گیا۔ "کیا سویرا کا گزارا میرے والدین کے ساتھ ہو جائے گا۔۔۔؟"
ایک سوال سر اٹھائے اسے پریشان کرنے لگا۔
"اسے مجھ سے سچی محبت ہے۔ وہ میری خاطر ضرور ایڈجسٹ کر لے گی۔" ذی جاہ اس پوری رات اپنے دل کو طفل تسلیاں دینے میں لگا رہا۔ اضطراب حد سے بڑھنے لگا تو اس نے تھک کر آنکھیں موند لیں۔

☼ ☼ ☼

"ذی جاہ۔۔۔ میں نے بڑی مشکل سے مما' پاپا کو منایا ہے۔" سویرا نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما' ذی جاہ آج اس کے بلاوے پر آیا تھا۔
"اچھا! گڈ' ایک بات کلیر کرو کیا تم شادی کے بعد میرے والدین کے ساتھ رہنے پر تیار ہو؟" ذی جاہ نے پہلے وہ کانٹا نکالا جو بری طرح سے کھٹک رہا تھا۔
"سوری ذی' میرے لیے یہ ممکن نہیں ہو گا۔ دراصل اس ماحول میں میرے لیے بہت دنوں تک خوش رہنا مشکل ہو گا۔" سویرا نے اپنی مخروطی انگلیوں کو مسلتے ہوئے کہا' تو وہ اس کے متضاد بیان پر چونک گیا۔
"اچھا۔۔۔ تو کیا ہماری محبت کا سفر یہیں اختتام پذیر ہوا۔" ذی جاہ نے اس کی آنکھوں میں اپنے پیار کو کھوجا' وہاں سرد مہری کی رمق دکھائی دی۔
"نہیں' ایسا بھی نہیں۔ مگر ہمارے ملنے کی ایک اور راہ ہو سکتی ہے۔" وہ کچھ دیر بعد بولی۔
"وہ کیا؟" ذی جاہ نے سویرا کو تکتے ہوئے سوال کیا۔
"شادی کے بعد تم میرے گھر میں شفٹ ہو جاؤ' اس کے بعد مجھے بھی اپنے ساتھ دبئی لے جانا۔" سویرا سرخ ہونٹوں کو کچلتے ہوئے بولی۔
"اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں صرف اپنی پڑی ہے۔۔۔ میرے والدین کی کوئی فکر نہیں۔" ذی جاہ نے بھنویں اچکائیں۔ چہرہ سرخ ہونے لگا۔
"ہاں۔۔۔ میں اس دقیانوسی ماحول میں نہیں رہ سکتی۔" سویرا نے آر یا پار ہونے کا سوچا اور دھڑلے سے سر ہلا دیا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

"اگر تمہیں میری ذمہ داریوں سے کوئی مطلب نہیں تو پھر میرے ساتھ کی بھی کیا ضرورت ہے؟" اس کے اندر کا اکھڑ مزاج ذی جاہ مکمل طور پر بیدار ہو گیا' یہ وہ ہی لڑکی ہے' جو کبھی کہا کرتی تھی ہماری محبت کے آگے اسٹیٹس' اور کلاس ڈیفرنس کی کوئی اہمیت نہیں' آج کیسے آنکھیں بدل کر بات کر رہی ہے۔ اسے اپنے انتخاب پر شرم محسوس ہوئی۔

"ذی تم کیوں نہیں سمجھ رہے' مما پاپا مجھے کبھی اس دڑبے جیسے گھر میں رہنے نہیں دیں گے اور شاید میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ایڈجسٹ نہ کر پاؤں۔" وہ اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر گڑبڑا سی گئی۔

"شٹ اپ سویرا! صاف کیوں نہیں کہتیں کہ تم میرے ساتھ کبھی مخلص تھیں ہی نہیں۔ صرف وقت گزاری کر رہی تھیں' ورنہ میں بھی اس دقیانوسی ماحول اور ان دونوں کا حصہ ہوں۔" ذی جاہ کی آواز غصے سے پھٹ گئی۔

"پلیز مجھ سے اس طرح سے بات نہ کرو۔" سویرا نے کوفت سے اسے دیکھا' وہ ایک مڈل کلاس مرد کا روپ دھار چکا تھا۔

"مس سویرا منصور! افسوس جو لڑکی میری سچی محبت کو نہیں پرکھ سکی.... بھلا وہ اس قابل ہو سکتی ہے کہ میں اپنی پوری زندگی اس کے نام کر دوں۔" ذی جاہ نے حتمی انداز اختیار کیا اور وہاں سے اٹھ گیا' سویرا اسے خاموشی سے جاتا دیکھتی رہی' ایک بار بھی روکنے کی کوشش نہیں کی۔

وہ فطرتاً" ہرجائی تھی یہ اور بات ہے کہ' ذی جاہ کی پُراثر شخصیت نے کئی برس اسے سحر میں مبتلا رکھا' مگر جب وہ اس کے چھوٹے سے گھر سے باہر نکلی تو آخری نتیجے تک پہنچ گئی کہ زندگی صرف محبت کے سہارے نہیں گزر سکتی' وہ جن آسائشات کی عادی ---- ہے' ان سب کے بغیر جینا مشکل ہو گا۔

اس ملاقات کے بعد سویرا آخری فیصلے تک جا پہنچی اور مما پاپا کی بات مان کر ہاں کر دی۔

✡ ✡ ✡

"کیا بے وفائی صنف نازک کی فطرت میں بھی شامل ہے؟" وہ ہاتھ میں اخبار تھامے خود سے سوال کرنے لگا۔

"یا یہ سویرا کی فطرت اور اس کی کلاس کا تقاضہ ہے؟" وہ سرد ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے ایک ہی بات سوچے جا رہا تھا۔ سامنے اخبار کھلا ۔ تھا' جس پر "نامور بزنس مین منصور شیخ کی صاحب زادی سویرا منصور کی منگنی' ملک کے مشہور سیاست دان' اکمل علی کے بیٹے فیضان علی کے ساتھ مقامی ہوٹل میں انجام پائی۔" کی خبر جلی حرفوں میں لگی ہوئی تھی۔

وہ پتھر کے بت کی طرح ساکت گم صم بس ٹکر ٹکر اسی خبر کو دیکھے جا رہا تھا۔ احساسات وجذبات تو جانے کب سے منجمد ہو چکے تھے۔

سویرا منصور.... تمہاری محبت کا پول کھل گیا' سارا معاملہ پہلے سے طے تھا' تم تو بس رواداری نبھا رہی تھیں' ورنہ اتنی جلدی یہ سب کیسے انجام پاتا؟ وہ نڈھال ہونے لگا۔

تم جیسی ہرجائی سے بچھڑنے کا غم نہیں۔ بس ساری عمر اس بات کی خلش رہے گی کہ تمہاری وجہ سے میں نے اپنے ماں باپ کو دو سال تک ایک امتحان ایک اذیت میں مبتلا رکھا۔ ذی جاہ نے اخبار توڑ موڑ کر پھینک دیا' اس کا سانس یوں پھولنے لگا' جیسے میلوں کی مسافت طے کی ہو۔

اتنے سال.... نام نہاد محبت کے آکٹوپس میں جکڑے رہنے کے بعد آزادی کا یہ احساس بڑا خوش کن ہے۔ ذی نے آنکھ سے گرنے والے ایک قطرے کو ہتھیلی میں چھپا کر خود کو تسلی دی۔

"بیٹا جی یہ حقیقت ہے کہ ہر چیز کی اپنی جگہ ہوتی ہے اور وہ وہیں پر بھلی لگتی ہے' ردوبدل کرنے سے ان کی حیثیت اور مقام میں فرق آجاتا ہے۔" شہاب احمد نے سمجھاتے ہوئے اخبار اٹھایا' جس میں سویرا اپنے منگیتر فیضان علی کے پہلو میں کھڑی مسکراتی ہوئی بڑی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

خوش و خرم دکھائی دے رہی تھی۔ ذی جاہ نے خاموش نظروں سے باپ کو دیکھا۔

"تم نے اپنی خوشی پوری کرلی' ہم نے کچھ نہیں کہا۔ اس کا انجام بھی دیکھ لیا۔ اب ہمارا مان رکھ لو اس بار تمہیں مایوسی نہیں ہوگی" شہاب احمد نے بیٹے کا کاندھا پیار سے تھپتھپایا تو وہ سوچ میں ڈوب گیا۔

☼ ☼ ☼

چٹ منگنی اور پٹ بیاہ والی مثال ان پہ صادق آئی اور صرف ایک ہفتے میں شاہا' دلہن بن کر برابر والے فلیٹ میں آگئی۔ بجی سنوری شاہا کو اپنے پہلو میں بیٹھا پا کر ذی جاہ کے من میں پیار بھرے جذبے نہیں ابھرے مگر وجود میں اطمینان کی لہر ضرور دوڑ گئی۔

شہاب احمد کا چہرہ چمک رہا تھا اور آسیہ بانو میں جیسے نئی روح پھونک دی گئی تھی۔ ذی جاہ کو ان دونوں کی خوشی ہی سرشار کرنے کے لیے کافی تھی۔ وہ پُرسکون ہو گیا کہ اس کے جانے کے بعد پیچھے سے والدین کا خیال رکھنے والی اس کی بیوی یہاں موجود ہوگی۔

ذی جاہ نے صرف ایک سال اپنے گھر سے مزید دور رہنا تھا' کانٹریکٹ مکمل ہوتے ہی وہ واپسی کا ٹکٹ کٹوا کر یہیں آجاتا' اسے پتا تھا کہ شاہا کی سوچ کی پرواز اتنی ہی ہے' جتنی اس کے پروں میں اڑنے کی طاقت۔ وہ مسکراتا ہوا بھولی بھالی سی شاہا کو دیکھنے لگا جو مسلسل مسکرا رہی تھی۔

سرخ و سنہری کامدار بھاری سوٹ میں شاہا کا معصوم حسن پھوٹا پڑ رہا تھا۔ وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ اچانک قسمت اس پر یوں مہربان ہو جائے گی۔ وہ تو ایک شادی شدہ آدمی کی بیوی بننے کا سوگ منائے بیٹھی تھی' اچانک نصیب نے یاوری کی اور وہ ذی جاہ جیسے شاندار بندے کی شریک زندگی بنا دی گئی جو ہمیشہ سے اس کے دل میں براجمان تھا۔

"میں اپنے مالک کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔" آسیہ بانو کا بس نہیں چل رہا تھا بیٹے بہو کو اپنی آنکھوں میں چھپا لیں' تاکہ کسی کی نظر نہ لگ جائے' شہاب احمد نے سب کو خوش دیکھ کر سکون سے آنکھیں موند لیں۔

ذی جاہ بھی مسکراتے ہوئے باپ کی بات پر یقین لے آیا کہ ہمیشہ بے غرض اور بنا مطلب سے قائم ہونے والا تعلق دیرپا ہوتا ہے' غرض اور لالچ کی بنیاد پر استوار کی جانے والی رشتے کی عمارت پائیدار نہیں ہوتی' زیادہ وقت نہیں گزرتا اور وہ زمین بوس ہو کر اپنا وجود کھو دیتی ہے۔

"چلو بانو بہت رات ہو گئی اب بچوں کو آرام کرنے دو۔" شہاب احمد نے بیوی کو ٹس سے مس ہوتے نہ دیکھا تو تنبیہی نگاہ ڈالی' وہ جیسے زبردستی باہر کی جانب بڑھیں' پھر ایک دم پلٹ کر واپس آئیں۔

"سدا سہاگن رہو۔۔۔ دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو۔" اپنی بہو کی صبیح پیشانی پر چٹاچٹ بوسے لیتے ہوئے بڑبڑائیں۔

"شکر ہے' ذی کے دماغ سے اس امیر زادی کا بھوت اتر گیا۔۔۔ ورنہ میں تم جیسی پیاری بہو کہاں سے پاتی۔" آسیہ بانو کی شرارت بھری سرگوشی اتنی بلند تھی کہ سب کے کانوں تک جا پہنچی' شاہا اپنی ایسی پذیرائی پر کھڑے ہو کر آسیہ بانو سے چمٹ گئی۔

ذی جاہ نے ساس بہو کے پیار بھرے انداز پر سر کھجاتے ہوئے باپ کو دیکھا۔ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر قہقہہ لگانے لگے۔

"بس بانو باقی دلار صبح اٹھا لینا اب چلو بھی' حد کرتی ہو۔" شہاب احمد' بیوی کا ہاتھ تھام کر زبردستی گھسیٹتے ہوئے باہر نکل گئے تو شاہا شرما کر دوبارہ اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئی۔

"اچھا تو اماں کی لاڈلی کے پاس میرے لیے بھی کچھ پیار بچا ہے' یا سب ان پر ہی لٹا دیا۔" وہ شرارت پر آمادہ ہوا۔

شاہا کے گلابی کپکپاتے لب' ذی جاہ اس کی شفاف آنکھوں سے جھلکتے شرم و حیا کے رنگوں میں کھوتا چلا گیا' پھر زندگی مسرتوں سے لبریز ہو گئی' گنگناتی بہتی ہوئی چاندنی کی طرح رقصاں' قوس قزح و شفق' کہکشاں کی طرح خوب صورت زندگی ان کی ہم قدم ہو گئی۔

☼

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY